ڈرون حملوں میں جام شہادت پی چکے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے خاندان کی مستورات میں نصف درجن سے زیادہ عورتیں شہادت کی خلعتِ فاخرہ سے مزین ہوکر ایک عظیم تاریخ رقم کر چکی ہیں۔ مولانا حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ جب بھی ان کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار شہادت کے منصب پر فائز ہوجاتے اور کوئی موصوف سے افسوس وتعزیت کرتا تو اس پر گویا ہوتے کہ میں تعزیت وافسوس پر خفا ہوتا ہوں، اس کے بجائے مجھے مبارک باد دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر میرے گھرانے کا کوئی فرد کام آگیا۔

والدہ کی جہادی سرگرمیاں:

مولانا شیر علی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ دورانِ سفر سوات سوانح حقانی صاحب میں اپنے قلم سے لکھوایا کہ مولانا جلال الدین حقانی کی والدہ بھی جہادی میدان کی بڑی کمانڈر تھی، وہ روس کے خلاف جہاد کے دوران مورچوں پر خود جاتی تھی اور مجاہدین کی حوصلہ افزائی فرماتی تھی۔ اسی طرح بعض اوقات جب حقانی صاحب نہ ہوتے تو مجاہدین کو جنگی تدابیر، پیغامات، مختلف حکمتیں وغیرہ بھی سمجھاتی تھی۔

علامہ ظہیرالدین بابر (ایڈوکیٹ) کی رحلت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دیرینہ عقیدت مند جمعیت علماء اسلام اسلام کے مرکزی نائب صدر، اسٹار ایشیا نیوز چینل کے چیئرمین اور معروف سرگرم فلاحی کارکن علامہ ظہیر الدین بابر طویل علالت کے بعد ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کے ایک ہسپتال میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز منگل بعد از مغرب انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جگر کی پیوند کاری

موصوف گزشتہ تین چار سال سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے، کافی علاج معالجہ کیا لیکن افاقہ نہ ہوسکا، آخر کار پاکستان اور انڈیا کے ماہرین طب نے انہیں جگر کی پیوند کاری کا مشورہ دیا اس مشورہ کے بعد وہ کافی تردد میں تھے، شرعی حیثیت سے جمہور علماء کے نزدیک جملہ انسانی اعضا کی پیوند کاری ناجائز قرار دی گئی ہے۔ اور وہ اس لئے کہ انسان کے پاس اس کے تمام اعضا امانت الٰہی ہیں۔ اور ان کو نکال کر کسی اور کو دینا امانت الٰہی میں خیانت کے مترادف ہے۔ میرے خیال میں وہ اسی وجہ سے اس اقدام پر کافی عرصہ سے آمادہ نہیں ہورہے تھے۔ بالآخر غیر مفتی بہ قول پر مجبوراً عمل کرنے کے لئے بادل نخواستہ تیار

ہوگئے، اس سلسلے میں ہندوستان کا انتخاب طبی میدان اور خاص کر جگر ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے عالمی شہرت کی بنیاد پر کیا گیا انہیں جگر کے کچھ حصے کا عطیہ ان کے ایک بھانجے نے کیا، آپریشن کے سلسلے میں ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ اوران کے چھوٹے بیٹے عبداللہ بابر بھی گئے۔آپریشن ہوا تو کچھ دنوں بعد طبی تحقیق میں یہ بات واضح ہوئی کہ موصوف کے بدن کیساتھ انکے بھانجے کے جگر کی موافقت نہیں ہوپارہی۔اس سلسلے میں کئی دفعہ متعدد آپریشن کروائے گئے اور پھر یہ حتمی فیصلہ ڈاکٹروں نے سنایا کہ انکے بالکل قریبی ڈائریکٹ خونی رشتے والا شخص درکار ہوگا جوکہ انہیں اپنے جگر کا عطیہ پیش کرے۔ایسے موقع پر ان کے لاڈلے فرزند نے والد کی جان بچانے کیلئے اپنی زندگی پر کھیلتے ہوئے خودکو پیش کردیا، آپریشن ہوا جگر نے کام بھی شروع کیا لیکن کچھ دنوں کے بعد بابر صاحب کو دل کا عارضہ لاحق ہوا اور پھر اسی کے باعث بے ہوش ہو چلے، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق انہیں جانبر کرنے کیلئے دل کی پمپنگ کی گئی مگر وہ بحال نہ ہوسکے...... ع وہی ہوتا ہے جومنظور خدا ہوتا ہے

صفات: مرحوم کی رحلت سے ہماری جماعت کو بہت بڑا دھچکا لگا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا خلاء اپنی قدرتوں سے پورا فرمائے۔بابر صاحب انتہائی خوش اخلاق ،ہنس مکھ،سنجیداور متحمل مزاج کے مالک تھے۔ جمعیت کے اجلاسوں میں جب بھی وہ کوئی بات کرتے تو موضوع سخن سے باہر نہ نکلتے۔ جو بھی رائے دیتے پختگی اور دلیل کے ساتھ ساتھ جذباتی مدوجزر سے دور رہ کر کہتے۔شاید اسی وجہ سے ان کی رائے کو اکثر اجلاسوں میں ترجیح ملتی۔مہمان نوازی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی، لاہور جب بھی جانا ہوا تو ان کا دسترخوان سج جاتا۔کتب بینی ان کا پسندیدہ کام تھا،اسی وجہ سے گھر،دفتر اور جہاں وہ رہتے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ساتھ رکھتے۔

نادار طالبعلموں سے تعاون:

بعض طالبعلم ہمارے معاشرے میں مالی استطاعت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیمی سفر سے عاجز آجاتے ،موصوف کواسکا پتہ چلتا تو فوری طور پر اس کی پشتیبانی کیلئے پہنچ جاتے ،ان کی زندگی میں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ایسی مثالیں موجود ہیں۔بچپن ہی سے انہیں دینی رجحانات میسر آئے

بچپن سے دینی رجحانات:

لڑکپن میں مولانا عبیداللہ انورؒ سے بیعت ہوئے، شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صفدرؒ کے ساتھ قربت ان کے ایک فرزند سے دوستی کی وجہ سے زیادہ میسر آئی۔اسی کی بناء پر اکثر دینی رہنمائی

مولانا صفدرؒ سے حاصل کرتے تھے۔مختصر سوانحی احوال یوں ہے:

پیدائش، تعلیم و ملازمت:

آپ ۱۹۶۴ء کو شوکت علی ولد نوازش علی کے ہاں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے ،ان کے والد ۴۷ء میں انبالہ سے ہجرت کرکے پاکستان آئے۔آرائیں قوم سے تعلق تھا،ڈبل ایم اے اور ایل ایل بی کی تعلیم پائی۔۱۹۸۵ء کو آرمی ملٹری اکاؤنٹس کے شعبہ آڈٹ میں ملازمت اختیار کی۔

جماعت کیلئے ملازمت کو خیرباد کہنا:

متحدہ مجلس عمل کے اولین انتخابات ۲۰۰۲ء کے موقع پر ہماری جماعت کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کی غرض سے ملازمت کو خیرآباد کہہ دیا۔تاہم بعد میں یہ قانونی شرط آڑے آ گئی کہ ملازمت سے علیحدہ ہونے کے دو سال تک کوئی سرکاری ملازم الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا،جو بھی ہوا لیکن انہوں نے جماعت کے لئے اپنی ملازمت تک کی قربانی دے دی۔

ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے بچوں کو احساس دلانے کی صفت:

مرحوم کی خصوصیات میں سے ان کے بڑے فرزند غازی بابر کے بقول یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کے بالکل روادار نہیں تھے۔اس لئے کبھی بھی بچوں کو غصہ ہوکر مارا نہیں۔ہاں اتنا تھا کہ وہ بچوں کو سمجھاتے کہ یہ کام اچھا ہے اور یہ کام کرنا مناسب نہیں ہے۔یعنی وہ انہیں احساس دلا دیتے کہ یہ اچھائی ہے اور یہ برائی۔اس طرح سے بچوں کے اندر کا اچھا اور نیک انسان جاگ جاتا۔اور وہ عمل پر آمادہ ہوتے۔

آپؒ دین و شریعت اور سنت کے سخت پابند تھے، اور یہی اپنے بچوں کو بھی سکھلایا، علاج کے سلسلے میں جب انڈیا میں مقیم تھے تو اسی دوران ان کے بیٹے غازی نے کسی سبب سے ٹوپی سر پر لینا چھوڑ دی والد کو پتہ چلا تو فون ملا کر اسے مخاطب کیا کہ مجھے بڑا دکھ ہوا کہ تم نے ٹوپی پہننا چھوڑ دی۔ صرف اتنا ہی کہا۔بس اس پر ان کے بیٹے کو احساس ہوگیا کہ میرے والد کیا چاہتے ہیں؟

ایک ہی خرچ میں اجتماعی شادیوں کا نمونہ:

حدیث شریف میں ہے کہ مُردوں کی اچھی باتیں یاد کیا کرو سو ہم بھی انکی ایک اچھی روایت کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں،کچھ عرصہ قبل ہم ان کے بیٹے اور بیٹی کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے لاہور گئے تو دیکھا کہ موصوف نے اپنے خاندان انبالہ آرائیں قوم کے تمام خونی رشتہ داروں کو جو پانچ چھ